نکاح النبی ﷺ کے وقت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عمر کا قضیہ: اہلِ سیَر کے آراء کی روشنی میں ایک جائزہ

The Age Issue of Ḥaḍrat Khadīja(R.A) at the time of Marriage with Prophet Muhammad(S.A.W): An Analysis in light of Bio-Graphers Views

ممتاز خان[i] ڈاکٹر کریم داد[ii]

Abstract

Ḥaḍrat Muḥammad S.A.W is the last messenger of Allah, whom obedience has declared as obedience of Allah. Everything that belongs to Prophet S.A.W whether it is related to Wars (Ghazawᾱt) or Holy Wives (Azwᾱj-e-Muṭṭaharᾱt) Muslims get awareness of them and deem it a relighous duty. This trend has helped to save the lifestyle of the Prophet S.A.W and transform it to next generation. It is the miracle of the Prophet S.A.W that although the sources were limited, yet his complete life was mentioned in books and followed by beliers. After the Qurᾱn and Hadīth Sīrah is considered the most reliable source of religion, through which we get to about the practical life of Ḥaḍrat Muḥammad S.A.W. The Sīrah of Ḥaḍrat Muḥammad S.A.W is authentic, complete and worthy to be followed. Sīrah is a field where the Non Muslim scholars have shown their interest. They have complied hundreds books on the life of the Prophet S.A.W. Though some have their critical opinions and negative interpretation about some events of Sīrah. One issue that has been taken into consideration is the Age issue of Ḥaḍrat KHadīja R.A at time she got married to the Prophet S.A.W. The Opinions regarding this issue are somehow controversial. In this article an attempt has been done to evaluate this issue and explore the most authentic opinions after researching the Sīrah collecions.

Key Words: The Holy Prophet, Age of Khadīja R.A, Marriage of Khadīja, Muḥadithīn, Sīrat Nigᾱr

---

i پی ایچ. ڈی سکالر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، عبدالولی خان یونیورسٹی، مردان

ii ایسوسی ایٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، عبدالولی خان یونیورسٹی، مردان

تمہید

نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری پیغمبر ہیں، جس کی اتباع کو اللہ تعالیٰ نے اپنی اتباع قرار دی ہے[1]۔ آپ ﷺ سے منسوب ہر چیز سے مسلمان آگاہی حاصل کرتے ہیں، کیونکہ ہر حال میں مسلمانوں کے لیے آپؐ کی اقتداء ضروری ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ تمہارے لیے نبی کریم ﷺ کی زندگی ایک کامل نمونہ ہے[2]۔

قرآن وحدیث کے بعد دین کا اہم شعبہ سیرت ہے جس کے ذریعے نبی کریم ﷺ نے اپنے عملی زندگی سے دین پر عمل کرنے کا نمونہ دکھایا ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے امت تک پہنچایا ہے۔ آپ ﷺ کی سیرت ہر لحاظ سے ایک جامع اور کثیر الجہت موضوع ہے جس کا ہر دوسرا پہلو تحقیق کا متقاضی ہے۔ سیرت النبی ایک ایسا موضوع ہے جس میں مسلمان اہل علم کے علاوہ غیر مسلموں نے بھی بہت کچھ لکھا ہے اور آپؐ کی پیدائش سے لے کر وفات تک قومی اور بین الاقوامی سطح پر تحقیقات کی ہیں۔ لیکن اب بھی بہت سے موضوعات ایسے ہیں جو تحقیق کے متقاضی ہیں، جن میں بوقتِ نکاح النبی سیدۃ خدیجہ کی عمر کا قضیہ بھی ہے جس کے متعلق سیرت نگاروں کے نقطۂ نظر جدا جدا ہیں۔ یہ ایک اہم موضوع ہے جس پر الگ الگ طرح سے لوگوں کی آراء ان کی کتابوں میں موجود ہیں، مگر اس مسئلے کو موضوع بحث بنا کر اس سے متعلق مشہور اہلِ سیَر کے آراء کو جمع کر کے ان کا تحقیقی جائزہ لینے پر کوئی کام نہیں ہوا ہے، جس پر اس تحقیقی مضمون میں کام کیا گیا ہے۔ طریقہ کار یہ اختیار کیا گیا ہے کہ پہلے ان مشہور سیرت نگاروں کا مختصر تعارف پیش کیا گیا ہے جن کا اس مسئلہ سے متعلق کوئی قول یا رائے موجود ہے۔ پھر خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے حالات زندگی اور مناقب بیان کیے گئے ہیں۔ پھر اس مسئلہ سے متعلق ان اہلِ سیَر کے اقوال ذکر کر کے ان کا تحقیقی جائزہ لیا گیا ہے، جبکہ آخر میں خلاصۂ بحث کے عنوان کے تحت اس مضمون کا نچوڑ بیان کیا گیا ہے۔

تعارفِ سیرت نگار

سیرت نگاروں کی تعداد تو بہت زیادہ ہے، کیونکہ ہر دوسرا مفسر اور محدث تقریباً سیرت نگار بھی ہے، لیکن یہاں پر صرف ان سیرت نگاروں کا تذکرہ کیا جائے گا جن کے اقوال اس قضیئے سے متعلق ہیں۔

1. محمد بن اسحاقؒ

محمد بن اسحاق بن یسار، قیس بن مخرمۃ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ آپ کا دادا یسار تمر کے قیدی تھے۔ آپ مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ آپ وہ پہلی شخصیت ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے مغازی جمع اور تالیف کیے۔ تصانیف میں "السیرۃ النبویۃ"، "کتاب الخلفاء" اور "کتاب المبدإ" مشہور ہیں۔ آپ بغداد میں 150ھ /768ء کو فوت ہوئے[3]۔

2. واقدیؒ

ابو عبداللہ محمد بن عمر بن واقد السہمی، امام واقدی 130ھ/ 747ء کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کا شمار اسلام کے ابتدائی مؤرخین اور حفاظِ حدیث میں ہوتا ہے۔ ہارون الرشید کے دورِ حکومت میں 180ھ کو عراق منتقل ہوئے۔ تصانیف

میں "المغازي النبوية" ،"فتح مصر والإسكندرية"،"سيرة أبي بكر ووفاته"اور"تاريخ الفقهاء"مشہور ہیں، لیکن ان تمام میں" المغازي النبوية "سب سے زیادہ قابلِ ذکر ہے۔آپ 207ھ/ 823ء کو فوت ہوئے(4)۔

3. ابن ہشامؒ

آپ کا پورا نام ابو محمد جمال الدین عبدالملک بن ہشام بن ایوب حمیری مغافری جمال الدین ہے۔آپ بصرہ میں پیدا ہوئے۔آپ مؤرخ، عالم اور ماہر انساب تھے ۔ آپ کثیر التصانیف ہیں ،جن میں "السيرة النبوية "،"القصائد الحميرية "اور"التيجان في ملوك حمير" شامل ہیں جن میں شہرۂ آفاق سیرۃ النبویہ ہے جو" سیرۃ ابن ہشام "کے نام سے مشہور ہے۔آپ مصر میں 213ھ/827ء کو فوت ہوئے(5)۔

4. محمد بن سعدؒ

ابو عبداللہ محمد بن سعد بن منیع زہری، بصرہ میں 168ھ/ 784ء کو پیدا ہوئے اور پھر بغداد منتقل ہوئے۔آپ ثقہ مؤرخ، حافظِ حدیث اور قاضی محمد بن عمر واقدی کے سیکرٹری تھے۔تصانیف میں "طبقات الصحابۃ"شہرت یافتہ کتاب ہے جو کہ طبقات ابن سعد کے نام سے مشہور ہے۔آپ 230ھ/ 845ء کو بغداد میں فوت ہوئے(6)۔

5. ابن حبیبؒ

ابو جعفر محمد بن حبیب بن امیہ بن عمرو ہاشمی بغدادی ،بنو عباس کے موالی میں سے تھے۔آپ عالم انساب، اخبار عرب، لغت،ادیب اور شاعر تھے۔کثیر التصانیف شخصیت ہیں، جن میں"المغتالين من الأشراف في الجاهلية والإسلام"،" مختلف القبائل ومؤتلفها"،"المحبر"،" أخبار الشعراء وطبقاتهم"اور"الشعراء وأنسابهم"شامل ہیں۔آپ بغداد ہی میں 245ھ/ 860ء کو فوت ہوئے(7)۔

6. الماوردیؒ

ابوالحسن علی بن محمد بن حبیب، بصرہ میں 364ھ/ 974ء کو پیدا ہوئے۔ماء الورد کی طرف نسبت کی وجہ ماوردی کہلائے۔پھر بغداد منتقل ہو کر مختلف شہروں میں قاضی رہے۔ممتاز باحث عالم اور کثرت سے تصنیف کرنے والے ہیں ،جن میں"أدب الدنيا والدين"،"الأحكام السلطانية"،"نصيحة الملوك"،" أعلام النبوة"،"قانون الوزارة"اور "سياسة الملك"نہایت مشہور ہیں۔آپ 450ھ/1058ء کو بغداد میں فوت ہوئے(8)۔

7. امام حاکمؒ

أبو عبداللہ محمد بن عبداللہ بن حمدویہ بن نعیم، معروف بہ امام حاکم، نیشاپور میں 321ھ/ 933ء کو پیدا ہوئے۔ حافظِ حدیث تھے۔359ھ کو نیشاپور کے قاضی مقرر ہوئے، جس کی وجہ سے حاکم لقب پائی۔تصانیف میں حدیث اور علومِ

حدیث سے متعلق کثرت سے کتابیں موجود ہیں، جن میں "تاريخ نيسابور"، "المستدرك على الصحيحين"، "الإكليل" اور "معرفة علوم الحديث" شامل ہیں۔ نیشاپور ہی میں 405ھ/ 1014ء کو فوت ہوئے[9]۔

8. امام بیہقیؒ

احمد بن حسین بن علی ابو بکر 384ھ/ 994ء کو نیشاپور کے شہر بیہق میں پیدا ہوئے۔ حصول علم کے لیے بغداد، کوفہ اور مکہ معظمہ کے اسفار کیے۔ ائمہ حدیث میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ کثرت سے کتابیں لکھی ہیں، جن میں "السنن الكبرى"، "الجامع المصنف في شعب الإيمان"، "معرفة السنن والآثار" اور "القراءة خلف الإمام" شامل ہیں۔ آپ نیشاپور بیہق ہی میں 458ھ/ 1066ء کو فوت ہوئے[10]۔

9. ابن کثیرؒ

ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر عماد الدین قرشی دمشقی حافظ مؤرخ اور فقیہ ہیں۔ 701ھ/ 1302ء کو بصرہ میں پیدا ہوئے۔ 706ھ کو اپنے بھائی کے ہمراہ دمشق گئے۔ حصول علم کے لیے دور دور کے اسفار کیے۔ تصانیف میں "البداية والنهاية"، "طبقات الفقهاء الشافعيين"، "اختصار علوم الحديث"، "الباعث الحثيث إلى معرفة علوم الحديث" اور "تفسیر ابن کثیر" نہایت مشہور ہیں۔ آپ 774ھ/ 1373ء کو دمشق میں فوت ہوئے[11]۔

10. حافظ قسطلانیؒ

ابو العباس شہاب الدین احمد بن محمد بن ابی بکر بن عبد الملک قسطلانی قتیبی مصری، 851ھ/ 1448ء کو قاہرہ میں پیدا ہوئے۔ علم حدیث کے ماہر تھے۔ کثیر التصانیف ہیں، جن میں "إرشاد الساري لشرح صحيح البخاري"، "المواهب اللدنية في المنح المحمدية"، "لطائف الإشارات في علم القرآت" اور "الروض الزاهر في مناقب الشيخ عبد القادر" مشہور ہیں۔ آپ قاہرہ ہی میں 923ھ/ 1517ء کو فوت ہوئے[12]۔

11. ڈاکٹر اکرم ضیاء العمری

ڈاکٹر اکرم ضیاء العمری عراق میں 1942ء کو پیدا ہوئے۔ بغداد یونیورسٹی سے 1966ء کو تاریخ اسلام میں ماسٹر کی ڈگری حاصل کی، جبکہ پی ایچ ڈی کی ڈگری عین شمس یونیورسٹی قاہرہ سے 1974ء میں حاصل کی۔ آپ کے مقالے کا عنوان "موارد الخطيب البغدادي في تاريخ بغداد" تھا۔ 1966ء سے 1976ء تک بغداد یونیورسٹی کے شعبۂ آداب میں تدریسی خدمات سرانجام دیے۔ آپ کثیر التصانیف ہیں، جن میں "السيرة النبوية الصحيحة، محاولة لتطبيق قواعد المحدثين في نقد روايات السيرة"، "بحوث في تاريخ السنة المشرفة"، "مجتمع المدينة في عصر النبوة" اور "عصر الخلافة الراشدة: محاولة لتطبيق قواعد النقد عند المحدثين على الرواية التاريخية" شامل ہیں۔

تعارف ومناقب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا

حضرت خدیجہ بنت خویلد بن اُسد بن عبدالعزیٰ بن قصی قرشی اُسدی، مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئیں۔ نہایت ہی پاکیزہ اور بردبار خاتون تھیں۔ زمانۂ جاہلیت میں لوگ آپ کو طاہرہ کے نام پکارتے تھیں۔ آپ ایک معزز اور مالدار عورت تھیں، جن کا سلسلہ نسب نبی کریم ﷺ کے خاندان سے پانچویں پشت پر ملتا ہے۔ آپ نبی کریم ﷺ کی پہلی بیوی اور آپ ﷺ پر عورتوں میں سے سب سے پہلے ایمان لانے والی خاتون تھیں۔ 3ق ھ/ 620ء کو فوت ہوئی[13]۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نہایت متقی خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول اور تعریف شدہ تھیں۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سیدنا جبرئیل علیہ السلام کے ذریعے سلام بھی بھجوایا۔ جیسا کہ صحیح البخاری میں ہے:

أَتَى جِبْرِيلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: هَذِهِ خَدِيجَةُ قَدْ أَتَتْ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيهِ إِدَامٌ، أَوْ طَعَامٌ أَوْ شَرَابٌ، فَإِذَا هِيَ أَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلاَمَ مِنْ رَبِّهَا وَمِنِّي وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لاَ صَخَبَ فِيهِ، وَلاَ نَصَبَ[14].

"جبرئیل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے پاس تشریف لاکر فرمانے لگے یا رسول اللہ ﷺ! خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ کے پاس ایک برتن میں سالن، کھانا یا پینے کی کوئی چیز لے کر آرہی ہیں۔ جب وہ آپ ﷺ کے پاس آئیں تو انہیں میری اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلام کہہ دینا اور جنت میں موتیوں کی ایسی محل کی خوشخبری دیجئے جہاں نہ شور و ہنگامہ ہوگا اور نہ تکلیف و تھکاوٹ ہوگی۔"

آپ کو نبی کریم ﷺ نے نیک سیرت اور بلند پایہ خاتون قرار دیا ہے۔ جیسا کہ امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ نے حدیث نقل کی ہے:

«خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ، وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ[15]»

"بی بی مریم اپنے زمانہ میں سب سے افضل عورت تھیں اور موجودہ امت میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سب سے افضل عورت ہیں۔"

پیغامِ نکاح

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے نفیسہ بنت منیہ کے ذریعے آپ ؐ کو پیغام نکاح بھجوایا، جیسا کہ نفیسہ بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے تجارتی قافلے سے واپس ہوئے تو آپ نے مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجوا کر پوچھا کہ اے محمد ﷺ! آپ کو نکاح کرنے سے کیا امر مانع ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس وہ سامان نہیں جس سے نکاح کر سکوں۔ جیسا کہ محمد بن سعدؒ نے یہ واقعہ ان الفاظ میں نقل کیا ہے:

يَا مُحَمَّدُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَزَوَّجَ؟ فَقَالَ: مَا بِيَدِي مَا أَتَزَوَّجُ بِهِ[16].

میں نے عرض کی کہ اگر سامان کا بندوبست ہو جائے اور آپ کو خوبصورت اور مال و شرفِ کفاءت کی طرف مدعو کیا جائے تو کیا آپ قبول فرمائیں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا اچھا کون ہے؟ میں نے عرض کی خدیجہ بنت خویلد، تو آپ ؐ نے فرمایا یہ

کیسے ممکن ہے؟ میں نے عرض کی کہ یہ مجھ پر چھوڑ دو۔ میں نے خدیجہ رضی اللہ عنہا کو خبر دی تو آپ نے نبی کریم ﷺ کے پاس پیغام بھجوایا کہ آپ فلاں وقت تشریف لائیں اور اپنے چچا عمرو بن اسد کو بلایا کہ وہ آکر نکاح کر دیں[17]۔ نبی کریم ﷺ کے چچا ابو طالب نے خطبہ پڑھا جس کے الفاظ یہ ہیں:

أَمّا بَعْدُ فَإِنّ مُحَمّدًا مِمّنْ لَا يُوَازَنُ بِهِ فَتًى مِنْ قُرَيْشٍ إلّا رَجَحَ بِهِ شَرَفًا وَنُبْلًا وَفَضْلًا وَعَقْلًا، فَإِنْ كَانَ فِي الْمَالِ قُلّ، فَإِنّمَا ظِلّ زَائِلٌ وَعَارِيَةٌ مُسْتَرْجَعَةٌ وَلَهُ فِي خَدِيجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ رَغْبَةٌ وَلَهَا فِيهِ مِثْلُ ذَلِكَ[18].

"اما بعد! محمد ﷺ وہ (ہستی ہیں) کہ اگر ان کے مقابلے میں قریش کا جو بھی جوان شرف، رفعت، فضیلت اور عقل میں تولا جائے تو آپ ﷺ ہی بھاری رہیں گے۔ مال میں اگرچہ آپؐ کم ہیں لیکن مال تو ایک زائل ہونے والا سایہ اور ایک عاریت ہے جو واپس کی جانے والی ہے۔ آپؐ خدیجہ بنت خویلد کے نکاح کی طرف مائل ہیں اور اسی طرح خدیجہ آپؐ سے نکاح کی طرف مائل ہے۔"

بوقتِ نکاح حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عمر

یہ بات مشہور ہے کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ بوقتِ نکاح آپ رضی اللہ عنہا کی عمر چالیس، جبکہ بوقتِ وفات پینسٹھ سال تھی۔ جیسا کہ اس واقعے سے متعلق کئی محدثین اور سیرت نگاروں نے اپنے اقوال پیش کیے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

1. **ابن ہشامؒ:** آپ کہتے ہیں کہ نکاح کے وقت آپ رضی اللہ عنہا کی عمر چالیس سال تھی اور صیغۂ تمریض کے ساتھ پینتالیس سال بھی بتائی ہے:

وَكَانَ عمر خَدِيجَة إِذْ ذَاك أَرْبَعِينَ سنة وَقيل: خمْسا وَأَرْبَعين[19].

لیکن اس کے ساتھ ہی صیغۂ تمریض کے ساتھ پینتالیس سال کا قول بھی ذکر کیا ہے: وَقيل: خمْسا وَأَرْبَعين[20].

2. **ابو جعفر محمد بن حبیبؒ:** آپ کہتے ہیں کہ جس وقت حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی آپ کے ساتھ نکاح ہوئی تو اس وقت آپ کی عمر 28 سال تھی:

وخديجة بنت ثمان وعشرين سنة[21].

3. **محمد بن سعدؒ:** آپؒ کے مطابق جس وقت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی نکاح کریم ﷺ کے ساتھ نکاح ہوئی، تو آپ کی عمر اٹھائیس سال تھی:

أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَتْ خَدِيجَةُ يَوْمَ تَزَوَّجَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كانت خديجة يوم تزوجها رسول الله صلى الله عليه وسلم ابنة ثمان وعشرين سنة[22].

4. **ماوردیؒ:** آپ نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عمر چالیس سال بتائی ہے:

وخديجة ابنة أربعين سنة[23].

5. **حافظ ابن کثیرؒ:** آپ نے آپ رضی اللہ عنہا کی عمر پینتس سال ذکر کی ہے اور ساتھ میں تمریض کے ساتھ پچیس سال بھی ذکر کی ہے کہتے ہیں:

أَنَّهُ كَانَ عُمُرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَزَوَّجَ خَدِيجَةَ خَمْسًا وَعِشْرِينَ سَنَةً وَكَانَ عُمُرُهَا إِذْ ذَاكَ خَمْسًا وَثَلَاثِينَ وَقِيلَ خَمْسًا وَعِشْرِينَ سَنَةً [24].

آپؒ ہی نے دوسری جگہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا ہے کہ شادی کے وقت آپ رضی اللہ عنہا کی عمر اٹھائیس سال تھی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانَ عُمُرُهَا ثَمَانِيًا وَعِشْرِينَ سَنَةً [25].

6. **حافظ قسطلانیؒ:** آپ نے چالیس سال اور چند ماہ کی عمر بتائی ہے کہ جب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عمر اتنی ہوئی تو نکاح ہوا [26]۔

7. **ڈاکٹر اکرم ضیاء العمریؒ:** آپ نے ابن اسحاقؒ کے قول کو راجح قول قرار دیا ہے کہ بوقتِ نکاح آپ رضی اللہ عنہا کی عمر اٹھائیس سال تھی اور محمد بن اسحاقؒ کا قول بھی نقل کی ہے جسے امام حاکمؒ نے روایت کی ہے:

وَكَانَ عمرهَا يَوْمَ تَزَوَّجَهَا ثَمَانٌ وَعِشْرُونَ سَنَةً [27]

عمر خدیجہ رضی اللہ عنہا سے متعلق مشکل کا حل

یہاں پر اختلافِ اقوال کی وجہ سے پڑھنے والے کے لیے یہ مشکل پیدا ہوتا ہے کہ جس وقت حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی نکاح آپؐ کے ساتھ ہوئی تو اس وقت آپ کی صحیح عمر کیا تھی؟

ابن ہشامؒ اور الماوردیؒ نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عمر سے متعلق روایت (وَكَانَ عمر خَدِيجَة إِذْ ذَاك أَرْبَعِينَ سنة وَقيل: خمْسا وَأَرْبَعين [28] اور وخديجة ابنة أربعين سنة [29]) کو بغیر سند کے ذکر کیا ہے۔ لہٰذا یہ دونوں روایات قابل اعتماد نہ رہے، اور چونکہ اس کی سند غیر متصل ہے اور دین اسلام میں سند کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا جیسا کہ عبد اللہ بن مبارکؒ کا قول ہے کہ اسناد دین میں سے ہے، اگر سند نہ ہو تو پھر جو چاہے کہہ سکتا ہے [30]۔

ابو جعفر محمد بن حبیبؒ کے مطابق جب خدیجہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی نکاح میں آئیں تو آپ کی عمر اٹھائیس سال تھی۔ یعنی اس کی تحقیق ابن ہشامؒ کے خلاف ہے [31]

محمد بن سعد البصریؒ بھی ابو جعفر محمد بن حبیبؒ کی طرح اٹھائیس سال کے قائل ہیں، کہ جب آپ رضی اللہ عنہا کی نبی کریم ﷺ کے ساتھ نکاح ہوئی تو عمر اٹھائیس سال تھی [32]۔

حافظ ابن کثیرؒ کا دوسرا قول بھی محمد بن سعد البصریؒ اور ابو جعفر محمد بن حبیبؒ کے اقوال کی طرح ہے کہ جس وقت نبی کریم ﷺ کے ساتھ آپ رضی اللہ عنہا کی شادی ہوئی تو اس وقت آپ کی عمر اٹھائیس سال تھی [33]۔

ابن عباس اور ابن جریجؒ کے اقوال سے بھی یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ نکاح کے وقت آپ رضی اللہ عنہا کی عمر اٹھائیس سال تھی:

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانَ عُمُرُهَا ثَمَانِيًا وَعِشْرِينَ سَنَةً وَقَالَ ابن جريج: كَانَ عُمُرُهَا ثَمَانِيًا وَعِشْرِينَ سَنَةً[34]

امام حاکمؒ نے ابن اسحاقؒ سے اپنی سند کے ساتھ روایت نقل کی ہے کہ جس وقت آپ رضی اللہ عنہا کی شادی تھی تو اس وقت آپ رضی اللہ عنہا کی عمر اٹھائیس سال تھی:

أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَيُّوبَ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، «أَنَّ أَبَا طَالِبٍ وَخَدِيجَةَ بِنْتَ خُوَيْلِدٍ هَلَكَا فِي عَامٍ وَاحِدٍ، وَذَلِكَ قَبْلَ مُهَاجَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ بِثَلَاثِ سِنِينَ، وَدُفِنَتْ خَدِيجَةُ بِالْحَجُونِ، وَنَزَلَ فِي قَبْرِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ لَهَا يَوْمَ تَزَوَّجَهَا ثَمَانٌ وَعِشْرُونَ سَنَةً[35]»

ابن عباس رضی اللہ عنہ، محمد بن اسحاقؒ، محمد بن سعدؒ، ابوجعفر محمد بن حبیبؒ، ابن جریجؒ، ابن کثیرؒ، امام حاکمؒ اور ڈاکٹر اکرم ضیاء العمریؒ اس بات پر متفق ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ نکاح کے وقت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عمر چالیس نہیں بلکہ اٹھائیس سال تھی۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی فوتگی کے متعلق اقوال میں امام حاکمؒ ہشام بن عروہؒ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ جب آپ رضی اللہ عنہا فوت ہوئیں تو اس وقت آپ کی عمر پینسٹھ سال تھی۔ لیکن روایت نقل کرنے کے بعد آپؒ خود کہتے ہیں، کہ یہ قول شاذ ہے اور میرے نزدیک آپ رضی اللہ عنہا ساٹھ سال کی عمر کو بھی نہیں پہنچی تھیں۔

حَدَّثَنِي أَبُو الْوَلِيدِ الْإِمَامُ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمُسَيَّبِيُّ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: «تُوُفِّيَتْ خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَهِيَ ابْنَةُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ سَنَةً[36]» هَذَا قَوْلٌ شَاذٌّ، فَإِنَّ الَّذِي عِنْدِي أَنَّهَا لَمْ تَبْلُغْ سِتِّينَ سَنَةً[37]

یعنی جس طرح عوام میں مشہور ہے حقیقت اس کے خلاف ہے، کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی چالیس سال میں شادی اور پینسٹھ سال میں فوتگی ہوئی تھی۔ جیسا کہ ذیل کے دو اقوال سے بھی یہی بات معلوم ہوتی ہے۔

امام بیہقیؒ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عمر بوقتِ وفات کے متعلق پچاس سال والے قول کو اصح کہا ہے[38]۔

اسی طرح حافظ ابن کثیرؒ نے بھی پچاس والا قول صحیح قرار دیا ہے[39]۔ یعنی امام حاکم، امام بیہقیؒ اور حافظ ابن کثیر سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بوقت وفات عمر پینسٹھ سال کی موافقت نہیں کرتے۔

ڈاکٹر اکرم ضیاء العمری آپ رضی اللہ عنہا کی عمر چالیس اور پینسٹھ سال سے متعلق کہتے ہیں کہ یہ بات صرف مشہور ہو چکی ہے۔ حقیقت اس کے خلاف ہے اور آپ کا یہ بھی کہنا ہے کہ غالب امر یہ ہے کہ عورت بچہ جننے سے سن یاس کو پچاس سے پہلے پہنچ جاتی ہے، اگرچہ یہ معلومات حدیث سے ثابت نہیں، مگر مشہور ہو چکی ہیں[40]۔

آپ مزید لکھتے ہیں کہ اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی پہلی بیوی تھی جن سے دو بیٹے اور چار بیٹیاں پیدا ہوئی تھیں۔ دونوں بیٹے اسلام سے قبل فوت ہوئے اور تمام بیٹیاں مشرف بہ اسلام ہوئیں اور آپ رضی اللہ

عنہا ہجرت سے تین سال قبل فوت ہوئی تھیں، کہتے ہیں:

تُوُفِّيَتْ خَدِيجَةُ قَبْلَ مَخْرَجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى المَدِينَةِ بِثَلاَثِ سِنِينَ

ہماری ناقص رائے یہ ہے کہ یہ بات جو مشہور ہو چکی ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی جب شادی نبی کریم ﷺ سے ہوئی، تو اس وقت آپ رضی اللہ عنہا کی عمر چالیس سال تھی، یہ بات صحیح نہیں جیسا کہ اوپر کے سطور میں ذکر ہوا۔ دراصل جس وقت آپ رضی اللہ عنہا کی شادی نبی کریم ﷺ کے ساتھ ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہا اٹھائیس سال کی تھی، اور یہ بات بھی تسلیم شدہ ہے کہ آپ نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ پچیس سال گزارے ہیں اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کے وقت آپ ﷺ کی عمر 54 یا 55 سال تھی اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے دو برس یا اس سے کچھ زیادہ وقت کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے شادی ہوئی ہے۔ جیسا کہ امام بخاریؒ کی اس حدیث سے ثابت ہے:

«تُوُفِّيَتْ خَدِيجَةُ قَبْلَ مَخْرَجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى المدِينَةِ بِثَلاَثِ سِنِينَ، فَلَبِثَ سَنَتَيْنِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ، وَنَكَحَ عَائِشَةَ وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ، ثُمَّ بَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ[41]»

محدثین اور مؤرخین اس بات پر متفق ہیں کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال نبوت کے دسویں سال یعنی ہجرت سے تین سال قبل ہوا تھا۔ جیسا کہ صحیح بخاری کی حدیث اوپر کے سطور میں ذکر ہوا ہے[42]۔

خلاصۂ بحث

بعض اوقات ایک غیر صحیح بات عوام میں شہرت کی بنا پر صحیح تصور کی جاتی ہے، لیکن تحقیق کے بعد اس کا صحیح یا غیر صحیح ہونا معلوم ہو جاتا ہے۔ چند دیگر امور کی طرح نبی کریم ﷺ کے ساتھ نکاح کے وقت حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عمر کا مسئلہ اتنا مشہور ہے کہ ہر کوئی یہ مانتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ شادی کے وقت آپ رضی اللہ عنہا کی عمر چالیس سال تھی اور جب وفات پائیں تو اس وقت آپ کی عمر وقت پینسٹھ سال تھی۔ لیکن اسی مضمون میں سیرت نگاروں، مؤرخین اور محدثین کرام کے اقوال سے یہ بات ثابت ہوئی کہ آپ ﷺ کے ساتھ شادی کے وقت آپ رضی اللہ عنہا کی عمر اٹھائیس سال تھی اور وفات کے وقت آپ رضی اللہ عنہا کی عمر 53 سال تھی۔

حواشی وحوالہ جات

1 سورۃ النساء 4: 80

2 سورۃ الاحزاب 33: 21

3 ابن سعد البصری، ابو عبداللہ محمد بن سعد، الطبقات الکبریٰ (مدینۃ منورۃ: مکتبۃ العلوم والحکم، 1428ھ) 1: 400، ترجمہ (330)۔ الذہبی، شمس الدین، میزان الاعتدال فی نقد الرجال (لبنان: دار المعرفۃ، بیروت، 1382ھ/1963ء) 3: 468، ترجمہ (7197)

4 ابن خلکان، ابوالعباس شمس الدین، وفیات الأعیان وأنباء أبناء الزمان (لبنان: دار صادر، بیروت، 1415ھ/ 1994ء) 2: 5 ---الزرکلی، خیر الدین بن محمود بن محمد، الاعلام (بیروت: دار العلم للملایین، 1422ھ/ 2002ء) 6: 310- 311

5 وفیات الأعیان وأنباء أبناء الزمان 3: 177---الاعلام 4:166

6 خطیب بغدادی، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت، تاریخ بغداد (بیروت: دار الغرب الاسلامی، 1422ھ/ 2002ء) 5: 321

7 تاریخ بغداد 7: 277۔البغدادی، أبو جعفر محمد بن حبیب بن أمیۃ بن عمرو ہاشمی، المحبر (بیروت: دار الآفاق الجدیدۃ (س-ن)) ص503

8 الحنبلی، ابوالفلاح عبد الحي بن أحمد بن محمد ابن العماد، شذرات الذہب فی أخبار من ذہب (بیروت: دار ابن کثیر، دمشق، 1406ھ/ 1986ء) ص195---اعلام 4: 327

9 تاریخ بغداد 5: 473---الاعلام 6: 227

10 الذہبی، ابوعبداللہ شمس الدین عثمان بن قائماز، سیر اعلام النبلاء (قاہرہ: دار الحدیث، 1427ھ/ 2006ء) 13: 579

11 الشوکانی، محمد بن علی بن محمد بن عبداللہ، البدر الطالع بمحاسن من بعد القرن السابع (بیروت: دار المعرفۃ، (س-ن)) 1: 153

12 البدر الطالع 1: 102---الاعلام 1: 232

13 الجزری ابن الاثیر، ابوالحسن علی بن ابی الکرم عزالدین، أسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ (لبنان: دار الکتب العلمیہ، 1415ھ/ 1994ء) 7: 80، ترجمہ (6874)

14 امام بخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری (بیروت: دار طوق النجاۃ، 1422ھ/ 2002ء) كِتَابُ المَنَاقِبِ (42) باب تَزْوِيجُ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم خَدِيجَةَ وَفَضْلُهَا، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا (20) حدیث (3820) ---امام مسلم، ابوالحسن مسلم بن الحجاج القشیری، صحیح مسلم، (بیروت: دار أحیاء التراث العربی (س-ن) کتاب فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ (44) بَابُ فَضَائِلِ خَدِيجَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا (12) حدیث 71-(2432)

15 صحیح البخاری، كِتَابُ المَنَاقِبِ (42) باب تَزْوِيجُ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم خَدِيجَةَ وَفَضْلُهَا، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا (20) حدیث (3815) --- صحیح مسلم، کتاب فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ (44) بَابُ فَضَائِلِ خَدِيجَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا (12) حدیث 69-(2430)

16 طبقات ابن سعد، ذِكْرُ مَنْ وَلَدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الأَنْبِيَاءِ، ذِكْرُ تَزْوِيجِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيجَةَ بِنْتَ خُوَيْلِدٍ 1: 105

17 نفس مصدر

18 السہیلی، ابوالقاسم عبدالرحمان بن عبداللہ ،الروض الأنف فی شرح السیرۃ النبویۃ لابن ہشام(بیروت: داراحیاء التراث العربی، 1421ھ/ 2000ء)باب: حَدِيثُ تَزْوِيجِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيجَةَ رَضِيَ الله عَنْهَا2: 154- 155

19 ابن ہشام، ابو محمد جمال الدین عبدالملک بن ہشام،السیرۃ النبویۃ لابن ہشام(مصر: شرکہ مکتبہ ومطبعہ مصطفی البابی الحلبی وأولادہ ،1375ھ/ 1995ء) حَدِيثُ تَزْوِيجِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيجَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا،سنه صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْد تزوجه مِنْ خَدِيجَةَ1: 187

20 نفس مصدر

21 االمحبر،أزواج رسول الله صلى الله عليه،أزواجه بمكة،خديجة بنت خويلد1: 79

22 الطبقات الکبری،ذكر خديجة بنت خويلد بن أسد بن عبد العزى بن قصي ونسبها وتزوج رسول الله صلى الله عليه وسلم8: 16

23 الماوردی،ابوالحسن علی بن محمد بن محمد بن حبیب، أعلام النبوۃ(بیروت:،دارومکتبۃ الہلال،1409ھ/ 1989ء) 1: 180

24 ابن کثیر،ابوالفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر،البدایۃ والنہایۃ(بیروت: داراحیاء التراث العربی،1408ھ/ 1988ء) كِتَابُ سِيرَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،فصل في تَزْوِيجُهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ خَدِيجَةَ بِنْتَ خُوَيْلِدٍ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قصي2: 295

25 البدایۃ والنہایۃ،سنة احدى عشرة من الهجرة،بَابُ ذِكْرِ زَوْجَاتِهِ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ وَرَضِيَ عنهن وأولاده صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ5: 293

26 أبو العباس، شہاب الدین، أحمد بن محمد بن أبی بکر بن عبد الملک،المواہب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ(مصر: المکتبۃ التوفیقیۃ، قاہرہ (س۔ن))،ذكر حضانته صلى الله عليه وسلم1: 116

27 امام حاکم،ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ النیسابوری،المستدرک علی الصحیحین(بیروت: دارالکتب العلمیہ، 1411ھ/ 1190ء) كِتَابُ مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ،وَمِنْهُمْ خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، حدیث(4837)بدون الاسناد محمد بن اسحاقؒ نے اس روایت کو بیان کیا ہے۔

28 السیرۃ النبویۃ لابن ہشام،حَدِيثُ تَزْوِيجِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيجَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا،سنه صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْد تزوجه مِنْ خَدِيجَةَ1: 187

29 أعلام النبوۃ1: 180

30 البغدادی،ابو بکر احمد بن علی بن خطیب،الجامع لاخلاق الراوی وآداب السامع(ریاض: مکتبۃ المعارف(س۔ن)) 2: 200

31 المحبر،أزواج رسول الله صلى الله عليه،أزواجه بمكة،خديجة بنت خويلد1: 79

32 الطبقات الكبرى،ذكر خديجة بنت خويلد بن أسد بن عبد العزى بن قصي ونسبها وتزوج رسول الله ﷺ 8: 16

33 البداية والنهاية،سنة احدى عشرة من الهجرة،بَابُ ذِكْرِ زَوْجَاتِهِ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ وَرَضِيَ عنهن وأولاده صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ5: 293

34 نفس مصدر

35 المستدرک علی الصحیحین،كِتَابُ مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، وَمِنْهُمْ خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا،حدیث(4837)

36 المستدرک علی الصحیحین،كِتَابُ مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، وَمِنْهُمْ خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا،حدیث(4838)

37 المستدرک علی الصحیحین،كِتَابُ مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، وَمِنْهُمْ خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا،حدیث(4838)

38 البیہقی، أبو بکر أحمد بن الحسین،دلائل النبوة ومعرفة أحوال صاحب الشریعة(بیروت: دار الکتب العلمیة،بیروت ،1405ھ/ 1985ء) جِمَاعُ أَبْوَابِ صِفَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،بَابُ مَا جَاءَ فِي تَزَوُّجِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى الله عليه وآله وَسَلَّمَ بِخَدِيجَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا2: 71

39 البداية والنهاية،كِتَابُ سِيرَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،فصل في تَزْوِيجُهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ خَدِيجَةَ بِنْتَ خُوَيْلِدٍ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قصي5: 293

40 ڈاکٹر،اکرم ضیاء العمری،السِّيرةُ النَّبَوِيَّةُ الصَّحِيْحَةُ مُحَاوَلَةٌ لِتَطبِيْقِ قَوَاعِدِ المحدِّثِيْنَ فِيْ نَقْدِ رِوَايَاتِ السِّيْرَةِ النَّبَوِيَّةِ(مدینہ منورہ:مکتبة العلوم والحکم،1415ھ/ 1994ء)الفصل الأول الرسول صلى الله عليه وسلم في مكة، زواجه من خديجة1: 112

41 صحیح البخاری، كِتَابُ المَنَاقِبِ (42)بَابُ تَزْوِيجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ، وَقُدُومِهَا المَدِينَةَ، وَبِنَائِهِ بِهَا (17) حدیث(3896)

42 صحیح البخاری، كِتَابُ المَنَاقِبِ (42)بَابُ تَزْوِيجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ، وَقُدُومِهَا المَدِينَةَ، وَبِنَائِهِ بِهَا (17) حدیث(3896)